تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

ونحوه فی الفتاوی الصوفیة[1] الخ ایسے ہی فتاوٰی صوفیہ میں ہے الخ (ت)

پس حق اس میں اس قدر کہ جو کوئی بامید زیادتِ روشنائی بصر مثلاً از قبیل اعمال مشائخ جان کر یا بتوقع فضل ان کتب پر لحاظ اور ترغیب وارد پر نظر رکھ کر بے اعتقاد سنیت فعل وصحت حدیث وشناعت ترک اسے عمل میں لائے اُس پر بر نظر اپنے نفس فعل واعتقاد کے خیر کچھ مواخذہ بھی نہیں کہ فعل: حدیث صحیح نہ ہونا اُس فعل سے نہی ومنع کو مستلزم نہیں کما صرح بہ الفاضل علی القاری فی شرح الاربعین وھذا ظاھر جدا (جیسا کہ فاضل علی قاری نے شرح الاربعین میں اس کی وضاحت کی اور یہ خوب ظاہر ہے۔ ت) اور صیغہ اعمال میں تصرف استخراج مشائخ کو ہمیشہ گنجائش ہے جیسا کہ تصانیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے ظاہر، اور خود یہ نفس حکم تجویز استخراج بھی ان کے کلام میں مصرح۔ ہوامع میں لکھتے ہیں:

اجتہاد را در اختراع اعمال تصریفیہ راہ کشادہ است مانند استخراج اطبا نسخہا ئے قرابادین فقیر را معلوم شدہ است کہ در وقت طلوع صبح صادق باسفار مقابل صبح نشستن وچشم را باآں نور دوختن ویا نور را گفتن تا ھزار بار کیفیت ملکیہ را قوت میدہد[2] الخ۔

جاری اعمال میں اجتہاد سے اختراع کا راستہ کشادہ ہے جیسا کہ طبیب حضرات کے ہاں قرابادین کے نسخوں میں ہے اس فقیر کو معلوم ہے کہ از صبح صادق تا روشنی بیٹھنا اور منہ مشرق کی طرف کرنا اور آنکھوں کو صبح کے نور پر لگانا اور یا نور ہزار بار تک پڑھنے سے قوتِ ملکیہ حاصل ہوتی ہے۔ (ت)

اور اسی میں ہے:

چند نوع از کرامت از ہیچ ولی الا ماشاء اللہ منفک نمی شود از انجملہ منامات صادقہ کشف و اشراف بر خواطر واز انجملہ ظہور تاثیر در دعائے او ودرقی واعمال تصریفیہ او تا عاملے بفیض او منتفع شوند[3] الخ۔

چند کرامتیں ایسی ہیں جو کسی ولی سے جدا نہیں ہو پاتیں جن میں ایک سچی خوابیں اور دلوں کی خواہشوں پر اطلاع اور انہی میں سے دعاؤں کی تاثیر اور دَم وغیرہ جاری اعمال اس سے عامل کو فیض حاصل ہوتا ہے الخ (ت)

---

[1] ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب الاذان دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۶۷

[2] ہوامع لشاہ ولی اللہ

[3] " " "

خاتم المجتہدین ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی صاحب شفاء السقام ان کے جانشین ہوئے، یونہی اکابر علماء درس فرمایا کئے، سلطان موصوف کے اس فعل محمود پر کسی امام سے انکار ماثور نہ ہوا بلکہ امید کی جاتی ہے کہ خود وہ اکابر اس کی زیارت میں شریک ہوتے اور فیض و برکت حاصل کرتے ہوں۔ محدث علامہ حافظ برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی نور النبراس میں فرماتے ہیں قال شیخنا الامام المحدث امین المالکی:

وفی دار الحدیث لطیف معنی   وفیہا منتہی اربی و سؤلی

احادیث الرسول علی تتلی   وتقبیلی لاثار الرسول[1]

(یعنی ہمارے استاذ امام محدث امین الدین مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مدرسہ دار الحدیث میں ایک لطیف مقصد ہے اور اس میں میرا مقصود اور مطلوب بروجہ کامل حاصل ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ پر پڑھی جاتی ہیں اور حضور والا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آثار شریفہ کا بوسہ مجھے نصیب ہوتا ہے)

غرض طریقۂ زیارت تو یہ رکھیں پھر جسے بے ادب و حرمت بے دقت و زحمت شرف بوس مل سکے فبہا ورنہ صرف نظر پر قناعت کرے، بوسہ سنگ اسود کہ سنت مؤکدہ ہے، جب اپنی یا غیر کی اذیت کا باعث ہو ترک کیا جاتا ہے تو اس بوسہ کا تو پھر دوسرا درجہ ہے۔

ھذا ھو الطریق اسلم والحکم الوسط القوم الاقوم، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

یہ سلامتی کا طریقہ ہے اور درمیانہ حکم مضبوط و قوی ہے اور اللہ تعالٰی زیادہ علم والا ہے اس کا علم اتم و احکم ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۴۱: اکثر مخلوق خدا کا یہ طریق ہے کہ وقت اذان اور وقت فاتحہ خوانی یعنی پنجآیت پڑھنے کے وقت انگوٹھے چومتے ہیں، اور علماء بھی درست بتلاتے ہیں اور حدیث شریف سے ثابت کرتے ہیں آیا یہ قول درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اذان میں وقت استماع نام پاک صاحب لولاک صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں پر رکھنا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں، یہ جو کچھ اس میں روایت کیا جاتا ہے

---

[1] نور النبراس حافظ برہان الدین حلبی

کلام سے خالی لیس جواس کے لئے ایسا ثبوت ماننے یا اسے مسنون ومؤکد جاننے یا نفس ترک کو باعث زجر وملامت کہے وہ بیشک غلطی پر ہے، ہاں بعض احادیث ضعیفہ مجروحہ میں تقبیل وارد،

اخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس[1] و اوردہ الامام السخاوی فی المقاصد الحسنة والعلامة خیر الدین الرملی فی حواشی البحر الرائق وذکرہ العلامة الجراحی فاطال وبعد اللتیا والتی قال لم یصح فی المرفوع من ھذا شئ کما اثرہ المحقق الشامی فی رد المحتار[2]۔

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں، امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں، خیر الدین رملی نے بحر الرائق کے حاشیہ میں اور علامہ جراحی نے طویل بیان فرمایا اور بحث کے بعد فرمایا اس بارے میں مرفوع صحیح حدیث نہیں ہے جیسا کہ محقق شامی نے رد المحتار میں نقل فرمایا ہے۔ (ت)

اور بعض کتب فقہ میں مثل جامع الرموز شرح نقایہ وفتاوی صوفیہ وکنز العباد وشامی حاشیہ درمختار کہ اکثر ان میں مستندات علماء طائفہ اسمٰعیلیہ سے ہیں وضع ابہامین کو مستحب بھی لکھ دیا۔ فاضل قہستانی شرح مختصر وقایہ میں لکھتے ہیں:

واعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاولٰی من الشھادة الثانیة صلی اللہ علیك یارسول اللہ وعند سماع الثانیة منھا قرة عینی بك یارسول اللہ ثم یقال اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابھامین علی العینین فانه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یکون قائدًا له الی الجنة کما فی کنز العباد[3] اھ۔

جان لو بیشک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیك یارسول اللہ اور دوسری شہادت کے سننے پر قُرَّةُ عینی بك یارسولَ اللہ کہنا مستحب ہے، پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے جیسا کہ کنز العباد میں ہے انتہی (ت)

رد المحتار حاشیہ درمختار میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں:

---

[1] المقاصد الحسنة حدیث ۱۰۲۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۸۴

[2] رد المحتار کتاب الصلوٰة باب الاذان داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۶۷

[3] جامع الرموز کتاب الصلوٰة فصل الاذان مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱/ ۱۲۵

البتہ اسمٰعیلیہ کا حکم لزومی والتزامی کہ یہ فعل اور اس کے امثال محض حرام وسخت بددینی ومثل شرک مخل اصل ایمان اور زنا وقتل مومن سے بدتر جس کے صغرٰی یعنی فعل کے ابتداع پر اسمٰعیلیہ کو خود اقرار اور کبرٰی تصریحات تقویۃ الایمان سے آشکارا اگرچہ علمائے اسمٰعیلیہ بنظر مصلحت اس سے تنزل کیا کریں محض باطل ومردود ومخذول ومطرود ہے،

وعلیھم اثباتہ بالبرھان ولنا ردعلیھم باوضح بیان ان شاء اللہ الرحمٰن المستعان۔

اور ان پر شرک اور حرام کو ثابت کرنا لازم ہے اور ہمیں ان کا رد کرنا واضح دلائل سے ان شاء اللہ لازم ہے۔(ت)

اور پنجآیت کے وقت اس فعل کا ذکر کسی کتاب میں نہ دیکھا گیا اور فقیر کے نزدیک یہاں پر بنائے مذہب ارجح واصح، غالباً ترک زیادہ انسب والیق ہونا چاہئے، والعلم بالحق عند الملک العلام الجلیل۔

مسئلہ ۱۴۲: از اوجین علاقہ گوالیار مرسلہ محمد یعقوب علی خاں از مکان میر خادم علی اسسٹنٹ ۳ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ

چہ میفرمایند علمائے شریعت محمدی وفضلائے طریقہ احمدی دریں مسئلہ کہ مس ابہامین ونہادن علی العینین در وقت اذان موذن وغیرہ فعل وطریقہ انیقہ مستحب صحابہ کرام وسنت خیر البشر آدم علیہ السلام ست و اعلمائے ظواہر غیر مقلدین بہ سبب حقارت واستخفاف واہانت حرام گویند مرتد و کافر می شوند یا نہ؟ بیان فرمایند بسند کتاب اجر یابند روز حساب رحمۃ اللہ علیکم اجمعین۔

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت وفضلائے طریقت اس مسئلہ میں کہ مؤذن کی اذان کے وقت اپنی آنکھوں پر انگوٹھے چوم کر لگانا یہ فعل وطریقہ صحابہ کرام اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے اس عمل کو غیر مقلدین فرقہ کے لوگ حقارت کے طور پر حرام کہتے ہیں کیا وہ کافر اور مرتد ہوں گے یا نہیں؟ کتاب کے حوالہ سے بیان فرمائیں، اللہ تعالٰی اجر عطا فرمائے قیامت کے روز، تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔(ت)

الجواب

قال سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

سیدنا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

قَالَ ابْنُ صَالِحٍ وَاَنَا مُنْذُ سَمِعْتُهُ اِسْتَعْمَلْتُهُ فَلَا تَرْمَدُ عَيْنِيْ وَاَرْجُوْا اَنَّ عَافِيَتَهُمَا تَدُوْمُ وَاِنِّيْ اَسْلِمُ مِنَ الْعَمٰى اِنْشَاءَ اللّٰهُ ۔

ابن صالح نے فرمایا کہ میں نے جب سے یہ سنا ہے اس پر عمل کیا میری آنکھیں نہ دکھیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ آرام ہمیشہ رہیگا اور میں اندھا ہونے سے محفوظ رہونگا ۔

پھر فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اشہدان محمدرسول اللہ سن کر یہ کہے مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور اپنے انگوٹھے چوم لے اور آنکھوں سے لگائے ۔ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی ۔ غرضکہ اسی مقاصد حسنہ میں بہت سے آئمہ دین سے یہ عمل ثابت کیا ۔ شرح نقایہ میں ہے ۔

وَاعْلَمْ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ وَضَعِ ظُفْرَيِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُوْنُ لَهُ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ كَذَا فِيْ كَنْزِ الْعِبَادِ

جاننا چاہیئے کہ مستحب یہ ہے کہ دوسری شہادت کے پہلے کلمہ سن کر یہ کہے قرۃ عینی بک یارسول اللہ اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھے تو حضور علیہ السلام اس کو جنت میں اپنے پیچھے پیچھے لے جائیں گے اسی طرح کنز العباد میں ہے ۔

مولانا جمال ابن عبداللہ ابن عمر مکی قدس سرہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں

تَقْبِيْلُ الْاِبْهَامَيْنِ وَوَضْعُهُمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اِسْمِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى الْاَذَانِ جَائِزٌ بَلْ مُسْتَحَبٌّ صَرَّحَ بِهِ مَشَائِخُنَا ۔

اذان میں حضور علیہ السلام کا نام شریف سن کر انگوٹھے چومنا اور انکو آنکھوں سے لگانا جائز بلکہ مستحب ہے اسکی ہمارے مشائخ نے تصریح فرمائی ہے

علامہ محمد طاہر علیہ الرحمۃ تکملہ مجمع بحار الانوار میں اسی حدیث کو لا یصح فرما کر فرماتے ہیں ۔

وَرُوِيَ تَجْرِبَةٌ عَنْ كَثِيْرِيْنَ ۔

اس کے تجربہ کی روایات بکثرت آئی ہیں ۔

اس کے علاوہ اور بھی عبارات پیش کی جاسکتی ہیں مگر اختصاراً اسی پر قناعت کرتا ہوں حضرت صدر الافاضل مولائی مرشدی استاذی مولانا الحاج سید نعیم الدین صاحب قبلہ مرادآبادی دام ظلہم فرماتے ہیں کہ ولایت سے انجیل کا ایک بہت پرانا نسخہ برآمد ہوا جس کا نام ہے (انجیل برنباس) آجکل وہ عام طور پر شائع ہے اور ہر زبان میں اس کے ترجمے کیئے گئے ہیں اس کے اکثر احکام اسلامی

احکام سے ملتے جلتے ہیں اس میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے روح القدس (نور مصطفوی) کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نور ان کے انگوٹھے کے ناخنوں میں چمکایا گیا ۔ انہوں نے فرط محبت سے ان ناخنوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا ۔ روح القدس کا ترجمہ ہم نے نور مصطفوی کیوں کیا اس کی وجہ ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں دیکھو ، جہاں بتایا گیا ہے کہ زمانہ عیسوی میں روح القدس ہی کے نام سے حضور علیہ السلام مشہور تھے ۔ علمائے احناف کے علاوہ علمائے شافعی و علمائے مذہب مالکی نے بھی انگوٹھے چومنے کے استحباب پر اتفاق کیا ہے ۔ چنانچہ مذہب شافعی کی مشہور کتاب اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین مصری صفحہ

انگوٹھے چومنے
کا ثبوت
تصنیف لطیف
مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
علیہ الرحمۃ اللہ القوی
www.FaizAhmedowaisi.com

سے۔ اُنہوں نے فرمایا جس نے نبی پاک ﷺ کا اسم پاک اذان میں سن کر انگوٹھا اور اُنگلی کو ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے تو اس کی کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی اور حضرت محمد بن صالح نے فرمایا کہ میں نے ایسے ہی محمد بن زرندی سے بھی سنا اور پھر اپنے متعلق فرمایا: وأنا ولله الحمد والشكر منذ سمعته منهما استعملته فلم ترمد عينى

وأرجو أن عافيتهما تدوم وأنى أسلم من العمى إن شاء الله

(المقاصد الحسنة ،الباب حرف الميم ، الجزء ١، الصفحة ٢٠٣)

یعنی اللہ ہی کے لئے حمد وشکر ہے جب سے میں نے یہ عمل دونوں صاحبوں سے سنا اپنے عمل میں رکھا۔ آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور اُمید کرتا ہوں کہ اچھی رہیں گی اور میں کبھی اندھا نہ ہوں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

فائدہ : یہ تھے سلف صالحین کے عقائد اور اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت وعقیدت۔

حکایت ۷: الشیخ العالم المفسر نور الدین الخراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قدس سرہ الربانی کو کسی نے اذان کے وقت انگوٹھوں کو آنکھوں پر ملتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں پہلے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتا تھا لیکن بعد میں چھوڑ دیا میری آنکھیں خراب ہوگئیں۔

فرأيته صلى الله تعالى عليه وسلم مناما فقال لم تركت مسح عينيك عند الاذان ان اردت ان تبرأ عيناك فعد الى المسح فاستيقظت ومسحت فبرئت ولم يعاودني مرضهما الى الأن

(نهج السلامة فى حكم تقبيل الابهامين،صفحه ١٧٧)

(حاشييه على كفاية الطالب الربانى الخ،جلد ١،صفحه ١٧٠،مطبوعه مصر)

یعنی تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا فرمایا تو نے اذان کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیئے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہو جائیں تو وہ عمل پھر شروع کر دے۔ پس میں بیدار ہوا اور یہ عمل شروع کر دیا تو میری آنکھیں درست ہوگئیں اور اس کے بعد اب تک وہ مرض نہیں لوٹا۔

فائدہ : بقول دیوبندی ووہابی انگوٹھے چومنا بدعت ہے تو بدعتی کو کیوں زیارت ہوئی اور پھر اس کی بیماری جاتی رہی اور آنکھوں کی بیماری کی شفاء کا سبب بھی امام وقت انگوٹھے چومنے کو سمجھا رہیں ہیں۔ ان حکایات کے علاوہ اور بھی بہت حکایات موجود ہیں صرف مشتے نمونہ خروار چند ذکر کر دی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جو بھی اس پاک عمل کا پابند ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُخروی نجات کے علاوہ دنیا میں آنکھوں کی جملہ امراض سے محفوظ ومامون ہوگا۔ تجربہ شرط ہے لیکن نبی پاک ﷺ سے عقیدت وخلوص ومحبت ضروری ہے ورنہ عمل بے کار اور اُلٹا قیامت میں ذلیل وخوار ہوگا۔ (وما علینا الا البلاغ)